Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | سوموار ۲۸ ربیع الاوّل ۱۴۱۰ھ ۳۰ اخاء ۱۳۶۸ ہش ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۴۶

دعاؤں سے قوم کی مدد کریں

"دعاؤں سے اپنی قوم کی مدد کریں کہ خدا اس شعور کی روشنی کو صبح صادق کی روشنی بنادے جس کے بعد دن چڑھ جایا کرتا ہے جسکے بعد اندھیرے اور روشنی میں پھر کوئی اشتباہ باقی نہیں رہا کرتا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل میں جو عاشق ہوتا ہے آخرکار ترقی کرتے کرتے وہ معشوق بن جاتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی کسی سے محبّت کرتا ہے تو اس کی توجہ بھی اس کی طرف پھرتی ہے اور آخرکار ہوتے ہوتے کشش سے وہ اس سے محبّت کرنے لگتا ہے اور عاشق معشوق کا معشوق بن جاتا ہے۔ جب جسمانی اور مجازی عشق و محبّت کا یہ حال ہے کہ ایک معشوق اپنے عاشق کا عاشق بن جاتا ہے۔ تو کیا روحانی رنگ میں جو اس سے زیادہ کامل ہے ایسا ممکن نہیں کہ جو خدا سے محبّت کرنے والا ہو آخرکار خدا اس سے محبّت کرنے لگے اور وہ خدا کا محبوب بن جاوے؟ مجازی معشوقوں میں تو ممکن ہے کہ معشوق کو اپنے عاشق کی محبّت کا پتہ نہ لگے مگر وہ خدا تعالیٰ علیم بذات الصدور ہے۔ اس سے انسان مظہر کراماتِ الٰہی اور موردِ عنایاتِ ایزدی ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی چادر میں مخفی ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۴-۱۷۵)

آگ سے مُراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہے۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب۔ خوف۔ حُزن۔ فقر و فاقے امراض۔ ناکامیاں۔ ذلّت و ادبار کے اندیشے۔ ہزاروں قسم کے دُکھ۔ اولاد۔ بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں اُلجھن غرض یہ سب آگ ہیں۔ تو ایمان لانے والا دُعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا جب ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ان سب عوارض سے جو انسانی زندگی کو تلخ کرنے والے ہیں اور انسان کے لئے بمنزلہ آگ ہیں بچائے رکھ۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۹-۱۹۰)

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کا جنازہ

مفتی سلسلہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کا جنازہ کینیڈا سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ربوہ پہنچ رہا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں نماز جنازہ میں شامل ہوں۔

بریگیڈیئر ریٹائرڈ جناب اقبال احمد صاحب شمیم سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن تین چار روز سے فضل عمر ہسپتال میں بیمار ہیں۔ دوست جلد صحت یابی کیلئے دعا کریں۔

محترمہ بیگم صاحبہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ دوبارہ معائنے کیلئے لاہور لے جایا جا رہا ہے۔ احباب کرام سے دُعا کی درخواست ہے۔

اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں۔ اوّل حق اللہ کی بجاآوری میں کمی یا کوتاہی دوم حق العباد کا خیال نہ کرنا۔

حُسنِ اخلاق کا اثر

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حُسنِ اخلاق کا بھی کامیاب دعوت الی اللہ میں بڑا دخل ہے۔ سیرالیون سے ہمارے ایک مربّی سلسلہ کا تجربہ ہے وہ ایک گاؤں میں پہنچے تو پیراماونٹ چیف ناراض ہوئے کہ میری اجازت کے بغیر تم کس طرح دعوت الی اللہ کا کام کر سکتے ہو اور تم نے مجھ سے رابطہ نہیں کیا اس لئے کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا کہ تم یہاں دعوت الی اللہ کر سکو۔ چونکہ وہ طاقتور لوگ تھے ہمارے مربّی خاموش ہو گئے لیکن رات وہیں ٹھہرے۔ اتفاقاً ایک ماہی گیر خاندان کی عورت تالاب میں ڈوب کر اسی رات مر گئی۔ چنانچہ ہمارے مربّی افسوس کے لئے پیراماونٹ چیف کے پاس پہنچے اور کہا کہ جو خدمت ہم سے ہو سکتی ہے وہ ہم کرتے ہیں اور جس طرح رواج ہے وفات پر اخراجات میں ہاتھ بٹانے کیلئے انہوں نے کچھ خدمت بھی کی۔ چنانچہ پیراماؤنٹ چیف نے کہا کہ ایسے نیک لوگوں کو دعوت الی اللہ سے کوئی نہیں روک سکتا اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہاں دعوت الی اللہ کے راستے کھول دیئے اور پھر وہاں کامیابیاں بھی نصیب ہوئیں۔

اب اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں کہ گاؤں کے چالیس افراد اکٹھے ہوئے، پچاس اکٹھے ہوئے کسی زمانے میں جب یہ خبریں ملنی شروع ہوئی تھیں تو بہت خوشی ہوتی تھی۔ خوشی تو اب بھی ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے پیمانے اب اتنے بڑھا دیئے ہیں کہ چالیس پچاس کی بات اب معمولی لگتی ہے۔ اس لئے ایسے واقعات کی مثالیں جو چُن کر رکھی ہوئی تھیں وہ فی الحال میں ترک کرتا ہوں۔ اتنا ضرور کہوں گا کہ جتنے رستے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے کھولے ہیں ہم ابھی ان سے پورا استفادہ نہیں کر رہے۔ کشادہ راہیں کھولی گئی ہیں دلوں کو تیار فرما دیا گیا ہے اور جس طرح اس کا شکر ادا ہونا چاہیئے تھا یعنی کثرت سے داعی الی اللہ اس سے استفادہ کرتے وہ ہم ابھی تک، جہاں تک میرا جائزہ ہے اس معیار پہ پورے نہیں اتر سکے۔"

(خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ انگلستان ۱۹۸۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ ر اخاء ۱۳۶۸ ہش ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۸۹ء

کھیلوں کے میدان

پاکستان نے سارک ممالک کے کھلاڑیوں کو "ساف" گیمز میں شرکت کی دعوت دی اور ایک ہفتہ تک سارے ملک نے ان کھیلوں کا لطف اٹھایا۔ کھیلیں بذاتِ خود ایک بڑی دلچسپ بات ہے اور پھر کھیل کر تمغہ حاصل کرنا تو اور بھی زیادہ دلچسپ ہے اس طرح کھیلیں دیکھنے سے بھی راحت ملتی ہے۔ دل میں آگے بڑھنے والوں کے لئے تحسین کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور اپنے دل میں بھی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ جو کچھ بھی ہم کر سکتے ہیں اس میں ہم آگے بڑھیں اور حقیقت یہ ہے کہ بھرپور زندگی کی یہی علامت ہے کہ انسان آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہے۔ اسی بات کو حضرت امام جماعت (الثالث) نے اپنی استعدادوں کے دائرے کو تکمیل تک پہنچانے سے تعبیر کیا تھا اور ہمیشہ جماعت کو اس بات کی تلقین فرمائی تھی۔

ہمیں یاد ہے کہ ایک دفعہ سیدنا حضرت امام جماعت (الرابع) کینیڈا تشریف لے گئے تو ایک احمدی نوجوان کو باکسنگ کرتے دیکھ کر فرمایا کہ وہ کوشش کریں اور اولمپک میں مقابلہ کے لئے جائیں۔ اولمپک کے علاوہ بھی دنیا میں کھیلوں کے بہت سے مقابلے ہوتے ہیں۔ اگرچہ اولمپک کو سب سے بڑا سمجھا جاتا ہے۔ ان سب کھیلوں میں حصّہ لینا ایک بہت بڑا اعزاز ہے اور ہر بڑا اعزاز احمدی نوجوانوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ہماری جماعت نے دعوت الی اللہ بھی کرنی ہے۔ اور علم و عمل میں دوسروں سے آگے بھی نکلنا ہے اور اس کیلئے ارادہ کی ضرورت ہے۔ مشق کی ضرورت ہے اور اس جذبہ کی ضرورت ہے کہ ہم آگے ہی نکلنے کے لئے بنے ہیں۔ خدا کرے کہ ہر بڑے سے بڑے مقابلہ میں ہم حصّہ لے سکیں اور انعام حاصل کرنے والے ہوں۔ اگرچہ ابتدائی خواہش تو حصّہ لینا ہی ہونی چاہیئے لیکن ہر حصّہ لینے والا انعام کی خواہش کرتا ہے اس لئے ہمیں بھی یہ خواہش کرنی چاہیئے۔ یہ انفرادی اعزاز بھی ہو گا اور اجتماعی بھی۔

ہماری دعا ہے کہ ہماری جماعت کے نوجوان کھیلوں کے ہر بڑے سے بڑے مقابلہ میں حصّہ لیں۔ اور انعام حاصل کریں۔ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں۔

خود کو تو بھول سکتا ہوں لیکن تجھے نہیں
تُو میری نبض اور مری سانسوں کا ہے امیں
یادوں کا سلسلہ نہیں وابستۂ عمل
درکار ہے اسے تو خلوص عزم اور یقیں

ــــ ابوالاقبال ــــ

یہ سکونِ دل کوئی چھین لے مجھے اضطراب کا شوق ہے
میں سمندروں میں اُلجھ گیا مجھے اک سراب کا شوق ہے

میں حقیقتوں کی نگاہ میں تو بہت بلند چلا گیا
مجھے تم زمیں پہ اتار دو مجھے ایک خواب کا شوق ہے

مِرا جذبِ دل تھا حقیر تر میں کئی گناہ نہ کر سکا
مجھے نیکیوں کی سزا ملے مجھے احتساب کا شوق ہے

جو تِری نگاہ سے مانگ کر کبھی پی سکوں تو پیوں گا میں
کہ میں بادہ نوش تو ہوں مگر مجھے شرب ناب کا شوق ہے

میں گِرا پڑا ہوں اٹھا بھی لے مِری زندگی کو بجا بھی لے
مِرے سانس میرا رباب ہیں مجھے اس رباب کا شوق ہے

میں فسانۂ دلِ زار لکھ کے ہزار بار مٹا چکا
میں کتاب تو نہیں لکھ سکا مجھے انتساب کا شوق ہے

ہے تمہارے چہرے پہ اک نظر مِرے واسطے تُو بہشت اثر
مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے مجھے بس ثواب کا شوق ہے

کوئی خارِ راہ نظر پڑے کوئی سنگِ رہ مجھے روک لے
کہ حصولِ منزلِ شوق میں مجھے ہر عتاب کا شوق ہے

مِرے ارد گرد نسیم اب نہ چمک رہی نہ دمک رہی
مگر اپنے دل کو میں کیا کروں اسے آب و تاب کا شوق ہے

نسیم سیفی

کر نہ کر

- تو اپنے علم کو تکرار سے ترقی دے۔
- جو علم تیرے حالات کے مطابق مفید نہ ہو یا ضرر رساں ہو اسے نہ سیکھ۔
- تو اپنے علم کا غلط استعمال نہ کر۔
- تو مفید علم کو کبھی نہ چھپا۔
- تو کسی نہ کسی علم یا فن میں کمال حاصل کر۔
- یاد رکھ کہ عمل سے علم زندہ رہتا ہے نہ کہ محض حافظہ سے۔
- تو روزانہ کچھ وقت اپنے علمی مطالعہ کیلئے ضرور نکال۔
- علم کی جو بات تجھے نہ آتی ہو اس کے پوچھنے میں مت جھجک۔
- تو ہر عمر میں کوئی نہ کوئی مفید علم سیکھ سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔سین

ڈاک کا عالمی دِن

۱۹۴۷ء میں پاکستان معرضِ وجود میں آیا اور اس کے بعد فوری طور پر وہ عالمی پوسٹل یونین کا ممبر بن گیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک پاکستان نے ایک نہایت اہم کردار ادا کیا ہے اور یونین کی پوسٹل کانگریس کی متعدد میٹنگز میں شرکت کی ہے۔ سب سے پہلے برسلز میں ۱۹۵۲ء میں یہ کانگریس منعقد ہوئی۔ اسکے بعد ۱۹۵۷ء میں اٹاوہ میں ۱۹۶۴ء میں ویانا میں، ۱۹۶۹ء میں ٹوکیو میں اور ۱۹۷۴ء میں لوسان میں، ۱۹۷۹ء میں ریو ڈی جنیرو میں۔ اور ۱۹۸۴ء میں ہمبرگ میں۔ جب ۱۹۵۲ء میں برسلز میں کانگریس کا اجلاس منعقد ہوا تو پاکستان کو ایگزیکٹو اور لئیزان کمیٹی جس کا اب نام ای سی یعنی ایگزیکٹو کونسل ہے کا ممبر منتخب کر لیا گیا، ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۷ء تک پاکستان نے دو انتہائی اہم سب کمیٹیز میں بھی کام کیا۔ یہ تھیں ایگزیکٹو کونسل کی سب کمیٹی آن کنٹینرز۔ اور سب کمیٹی آن ٹیلیگرافک کوڈ آف دی یونیورسل پوسٹل یونین۔ جب اوٹاوہ میں ۱۹۵۷ء میں کانگریس کا اجلاس ہوا تو پاکستان کو دوبارہ ایگزیکٹو کونسل کا ممبر منتخب کر لیا گیا۔ اس ایگزیکٹو کونسل کی یہ ذمہ داری تھی کہ کانگریس کے جو کام ہیں اور جو خاصے زیادہ مقدار اور تعداد میں تھے ان کو سرانجام دے۔ اس کے لئے بارہ سب کمیٹیاں بنائی گئیں اور پاکستان کو تین اہم سب کمیٹیوں کا ممبر منتخب کیا گیا اور ایک سب کمیٹی ہوائی ڈاک سے تعلق رکھتی تھی۔ ایک کمیٹی ڈاک کے نرخوں کے نظام سے اور ایک کمیٹی پارسل کے امور کے ساتھ متعلق تھی۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۴ء تک پاکستان نے ان کمیٹیوں میں کام کیا۔ ۱۹۶۴ء میں جب کانگریس ویانا میں منعقد کی گئی۔ تو پاکستان نے ایک رہنما کردار ادا کیا جس کا تعلق نظام ڈاک سے تھا یعنی طریق کار کیا ہونا چاہیئے اور اسی طرح بعض پالیسیاں وضع کرنے کا کام بھی اس کے سپرد رہا۔

پاکستان فنانس کمیٹی کا چیئرمین منتخب ہوا اور جو اس سے پہلے پاکستان نے کانگریس کی خدمات ادا کی تھیں۔ اور اس کی کمیٹیوں پر کام کیا تھا۔ ان کی وجہ سے پاکستان کو ویانا کانگریس میں مینجمنٹ کونسل اور کنسلٹیٹو یعنی مشاورتی کمیٹی کا ممبر منتخب کر لیا گیا۔ اسی طرح پوسٹل سٹڈیز یعنی ڈاک کے سارے انتظام پر غور و فکر کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی اس کا بھی اسے ممبر منتخب کیا گیا۔ مینجمنٹ کمیٹی نے اپنے وقت پر پاکستان کو اس کے تین وائس پریذیڈنٹس میں سے ایک وائس پریذیڈنٹ منتخب کر لیا اور اس کے ذمے نظام کارکردگی سپرد کیا گیا۔ جب ۱۹۶۹ء میں ٹوکیو میں کانگریس کا اجلاس منعقد کیا گیا تو پاکستان ایگزیکٹو کونسل اور مشاورتی کونسل کا ممبر منتخب کیا گیا۔ اور کونسل کا وائس چیئرمین بھی۔ ۱۹۷۴ء میں "لوزانے" میں کانگریس کا اجلاس ہوا اور پھر بھی پاکستان ان دونوں کمیٹیوں کا ممبر منتخب کیا گیا۔ اس دفعہ پاکستان نے کنٹیکٹ (CONTACT) کمیٹی کی خدمات بھی سرانجام دیں۔ یہ وہ کمیٹی ہے جس کے غور و فکر کے نتیجے میں ہوائی ڈاک کے نرخوں پر اتفاق کیا گیا اور یہ اصول اب تک اسی طرح جاری ہے۔ ریو ڈی جنیرو میں ۱۹۷۹ء میں کانگریس کا اجلاس ہوا لیکن اس موقعے پر پاکستان دوبارہ الیکشن کے لئے اپنے آپ کو پیش نہ کر سکا۔ کیونکہ قواعد اس قسم کے وضع کئے جا چکے تھے۔ جو بعض صورتوں میں روک پیدا کرتے ہیں۔ لیکن مشاورتی کونسل جو ڈاک کے نظام کا تجزیہ کرتی ہے اس کا ممبر منتخب ہو گیا اور اب تک اسکی یہ پوزیشن قائم ہے۔ پاکستان کو ایگزیکٹو کونسل کا دوبارہ ممبر منتخب کر لیا گیا۔ اور یہ بات ہے ۱۹۸۴ء کی جب کانگریس کی میٹنگ ہمبرگ میں منعقد کی گئی تھی۔ چونکہ پاکستان نے نہایت محنت اور دیانتداری کے ساتھ اپنا کردار ادا کیا تھا۔ اس لئے اسے پانچ کمیٹیوں کا وائس چیئرمین مقرر کر دیا گیا۔

پاکستان نے اس یونین میں ہر لحاظ سے ایک نہایت اہم کردار ادا کیا ہے اور ہر اس موقعے سے فائدہ اٹھایا ہے جس میں مسائل کے حل کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ مختلف کمیٹیوں پر کام کرنے کی وجہ سے پاکستان نے بہت اہم کردار ادا کرتے ہوئے اپنے لئے اس یونین میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا ہے۔ جو رپورٹیں ان کمیٹیوں کے سلسلے میں پاکستان نے تیار کیں وہ پوسٹل سٹڈیز کی کتب کا ایک حصہ ہیں۔ اور بار بار ممبر منتخب ہو جانا یہ پاکستان کی نیک نامی کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ ہمیں ان ساری باتوں کا امیر نواز خان صاحب ڈائریکٹر جنرل پاکستان پوسٹ آفس سے پتہ چلا ہے۔

یہ بات بھی ہمارے قارئین کی دلچسپی کا باعث ہو گی کہ اس وقت دنیا کے ۱۶۹ ممالک اس عالمگیر پوسٹل یونین کے ممبر ہیں۔ اور اس سال اس عالمگیر پوسٹل یونین کا ایک ۱۱۵ واں سال منایا گیا ہے۔ اس کا قیام ۱۹، اکتوبر ۱۸۷۴ء کو ہوا تھا۔ اس وقت سوئٹزرلینڈ میں عہدنامہ برگ پر دستخط کئے گئے تھے۔ ڈاک کے نظام کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے اس یونین نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس وقت پاکستان میں ۱۲۷۳۶ ڈاکخانے ہیں جن میں سے ۱۰۰۳۷ دیہاتی علاقوں میں واقع ہیں۔

چین کے طلباء

چینی وزیراعظم نے کہا ہے کہ آئندہ صرف ایسے طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لئے ملک سے باہر بھیجا جائے گا جو سیاسی طور پر پوری طرح بالغ نظر سمجھے جا سکیں۔ ہانگ کانگ چائنا نیوز سروس نے مزید کہا کہ مسٹر لی پنڈ LI PEND وزیراعظم نے حال ہی میں کہا ہے کہ وہ طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک بھیجتے رہنے کی پالیسی پر کاربند رہیں گے لیکن ان طلباء کو صرف ملکی ضرورت کی حد تک محدود رکھا جائے گا۔ صرف ایسے سکالر اور گریجوایٹ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بھیجا جائے گا جو کسی قدر زیادہ عمر کے ہوں اور جن کے خیالات یا جن کے سیاسی فلسفہ کو صائب رائے سمجھا جا سکے۔ چونکہ ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ سرمایہ دار ممالک ہم سے بعض پہلوؤں میں زیادہ ترقی یافتہ ہیں ہمیں ان کے دروازے اپنے طلباء کے لئے بند نہیں کرنے چاہئیں۔ بہت سے چینی طلباء ایسے ہیں جو چین چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ یا انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ غیر ملک میں سرکاری اجازت سے زیادہ عرصہ قیام کریں گے۔ اور یہ اس لئے کہ گذشتہ ایام میں بیجنگ میں فوج نے جس طرح جمہوریت پسندوں کو کچلا ہے وہ اس سے بہت بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ وزیراعظم نے یہ بھی کہا کہ اگر ہمیں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ طلباء واپس چین نہیں آئیں گے تو ہم انہیں بیرون ملک تعلیم کیلئے نہیں بھیجیں گے۔ لیکن اس صورت میں ہم اپنے سے زیادہ ترقی یافتہ ممالک سے کچھ سیکھ نہیں سکیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ چونکہ ہمارے اپنے ملک میں نظامِ تعلیم کافی حد تک بہتر ہو چکا ہے۔ اس لئے گریجوایشن سے پہلے طلباء کو باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

لبنان

امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے لبنانی عیسائی لیڈر جنرل مشعل اعون پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ لبنانی پارلیمنٹ کی کوششوں کے سلسلے میں ان کا موجودہ کردار غیر تعمیری ہے۔ جنرل اعون نے عیسائیوں اور مسلمانوں کے رہنما پارلیمانی ممبروں کے متحدہ موقف کو مسترد کر دیا ہے۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں یہ متحدہ موقف طائف سعودی عرب میں منعقد ہونے والی پارلیمنٹ کی میٹنگ میں ہوا تھا۔ جس حصے کو خاص طور پر مسترد کیا گیا ہے اس کا تعلق شامی فوجوں کے لبنان سے انخلاء سے ہے۔ جنرل اعون کے بیان سے بعض لوگوں نے یہ مطلب لیا ہے کہ انہوں نے ایک لپٹی لپٹائی دھمکی دی ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے ممبروں کے خلاف ایکشن لیں گے۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے نے کہا کہ میں جنرل اعون کے متعلق کوئی خاص بات تو نہیں کہنا چاہتا لیکن یہ کہوں گا کہ ان کا بیان غیر تعمیری ہے۔ ہم لبنان کے پارلیمانی ممبروں کے حوصلے کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے مشکلات میں مبتلاء ملک کے لئے امن کی راہ تلاش کی ہے۔ جہاں تک دھمکیوں اور منفی تنقید کا تعلق ہے وہ لبنان کی مشکلات کو حل کرنے میں کسی طرح بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔ پارلیمنٹ کے ممبران نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ سترہ دن تک گفت و شنید نتیجہ پیدا نہیں کر سکی تو اب عرب اور عالمی طاقتیں ہماری مدد کریں۔

ایک احمدی کا فرض

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا:

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپکا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق اُن کے دلوں میں پیدا ہو جائے"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۳ فروری ۶۶ء ص ۵)

ماہنامہ تحریک جدید

قارئین ماہنامہ تحریک جدید کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ اکتوبر اور نومبر کا پرچہ اکٹھا ہی شائع ہو گا۔

مینجر
ماہنامہ تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالماجد ۔ لاہور

غالب سوسائٹی کا تعارف

غدر ۱۸۵۷ء میں "غالب" پر باغیوں سے ہمدردی رکھنے کا شبہ کیا گیا اور انگریزی سرکار کی طرف سے فوجی خدمات کے باعث باپ دادا کو جو جاگیر ملی تھی اور ان کو اس سلسلہ میں پنشن ملتی تھی وہ ضبط ہو گئی اور تین سال کی کوشش کے بعد بحال ہوئی اور سب روپیہ سرکار انگریزی نے دے دیا۔

مرزا غالب بلیماروں کے محلہ میں رہتے تھے ان کا مکان دواخانہ ہندوستانی کے سامنے سڑک کے جنوب میں تھا۔ غدر کے بعد ان کا انتقال ہوا اور درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ کے قریب نواب لوہارو کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

گذشتہ سال یعنی ۱۹۳۵ء میں چند ہندو مسلمان جناب سر یرام صاحب آنجہانی مصنف "خم خانہ جاوید" کے مکان پر جمع ہوئے اور ایک انجمن بنائی جس کا نام "غالب سوسائٹی" رکھا گیا۔ اس کے صدر پنڈت برج موہن دتاتریہ صاحب کیفی منتخب ہوئے۔ اور نائب صدر پنڈت امرناتھ صاحب ساحر دہلوی اور خواجہ حسن نظامی اور لالہ دیش بندھو گپتا ڈائریکٹر اخبار "تیج" دہلی قرار پائے۔

مرقد غالب کے مشرق میں ایک بڑا قطعہ زمین واقع تھا۔ اسکو خزانچی صاحب یعنی حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے معقول قیمت اپنے پاس سے دیکر خرید لیا اور "غالب سوسائٹی" کو دے دیا اور مزار غالب کے مغرب میں ایک قطعہ زمین جناب حکیم محمد واصل خاں صاحب مرحوم برادر بزرگ جناب مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم کی مرحومہ بیگم صاحبہ نے اپنے داماد مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خان صاحب کی سفارش سے عطا فرما دیا۔

مگر یہ دونوں زمینیں اب تک خالی گود ہیں کیونکہ مزار کی جگہ کو بڑھانے اور "غالب ہال" بنانے کے لئے دس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے اور سوسائٹی کے پاس تعمیر کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔

اس غالب سوسائٹی نے پہلی بار غالب کے یوم وفات کو جو (۱۹۳۶ء کی) فروری کی ۱۵ کو تھا یہ "غالب ڈے" مقرر کیا۔

اراکین سوسائٹی کے حکم سے خواجہ حسن نظامی نے مقامی ہندو مسلمانوں کو خطوط لکھے اور ہندوستان کے علمی سرپرستوں اور ہندو مسلمان والیان ریاست کو غالب ڈے کی امداد کیلئے پچاس تار بھیجے۔

دہلی براڈکاسٹنگ سٹیشن نے غالب ڈے کی نسبت امداد کی اور اس کے افسران مسٹر فیلڈن اور مسٹر سیٹھنا اور مسٹر بخاری اور آغا اشرف نے نشر و تبلیغ غالب ڈے کے لئے بڑا کام کیا۔

"غالب ڈے" پر مشاہیر ہند کے پیغامات

ہز ہائی نس سر آغا خاں کا تار

خواجہ (حسن نظامی) صاحب! آپ کا تار پہنچا۔ بہت بہت شکریہ۔ دہلی آکر آپ کی تحریک میں حصہ لونگا۔

ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال کا پیغام

غالب کی شخصیت مذہب وملت کے فرعی اختلافات سے بالا اور قوم اور مقام کے سطحی امتیازات سے ارفع ہے اور ایسے عدیم المثال شاعر کی ذات پر ہر ملک اور ہر دور بجا طور پر یکساں فخر کر سکتا ہے بلا شبہ اس کی یاد منانا اپنی قوم کے منتشر اجزاء کو ایک مرکز پر مجتمع کرتا ہے اور اس کے نام کو زندہ رکھنا اپنی قومی زندگی کا ثبوت دینا ہے ... اہل بھوپال کو غالب کے ساتھ دیرینہ تعلق ہے کیونکہ اس کے گم شدہ اور قلم زد کردہ کلام کو محفوظ رکھنے اور ملک کو پھر اس سے روشناس کرنے کا فخر بھوپال کو ہی حاصل ہے۔ اور اب بھی میں آپ کو اپنی اس سچی ہمدردی اور دلی ہمدردی کا یقین دلاتا ہوں۔ جو مجھے "یوم غالب" کی تقریب کے ساتھ ہے

دستخط ہز ہائی نس

میاں سر فضل حسین کا پیغام

جناب خواجہ صاحب! "غالب سوسائٹی" کی طرف سے ۱۵ فروری کو جو "یوم غالب" منایا جانے والا ہے اس کی کامیابی کا میں تہ دل سے متمنی ہوں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ سر گرجا شنکر باجپائی کی صدارت میں یہ تقریب بہت زیادہ کامیاب ہوگی۔ اس تقریب کا سب سے زیادہ خوشگوار پہلو یہ ہے کہ اسے سب فرقے متحد ہو کر منا رہے ہیں۔

دستخط (سر) فضل حسین

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کا پیغام

سخن اے ہمنشیں از من چہ خواہی
کہ من با خویش دارم گفتگوئے

پیغام کے لئے مراقبہ کیا تو مرزا ہر گوپال تفتہ مرحوم کی روح سامنے آگئی اور دلی والوں کے لئے یہ دو شعر نازل کر کے غائب ہو گئی

دریں محفل کہ افسونِ فرنگ از خود بود اورا
نگاہِ پردہ سوز آور، ولے دانا کہ راز آور
مئے ایں ساقیانِ لالہ رو ذوقے نمی بخشد
زفیضِ حضرتِ غالب ہماں پیمانہ باز آور

زیادہ کیا عرض کروں۔ سوائے اس کے کہ دعا کا محتاج ہوں۔ ہاں دلی کے پنڈتوں سے سلام کہہ دیجئے گا۔

دستخط (سر) محمد اقبال

جماعت احمدیہ کے امام کا تار

مولانا مرزا محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان نے حسب ذیل مضمون کا تار بھیجا جو ایسے وقت میں ملا کہ مطبوعہ تعارف میں درج نہ ہو سکا مگر میر محمد حسین صاحب سیکرٹری نے اس کو جلسہ میں پڑھ کر سنا دیا۔ تار کا مضمون یہ تھا۔

"قادیان میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے آپ کا تار مجھے کل شام کو ملا۔ میں آپکا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے مرزا غالب کے متعلق اظہار رائے کا موقعہ عنایت کیا۔ غالب کا تو میں اپنے بچپن سے ہی مداح ہوں۔ غالب کی شاعری انسانی فطرت کی گہرائیوں کا ایک آئینہ ہے۔ بغور مطالعہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ غالب کی شاعری ان کی طبیعت و جذبات کا ایک مرقع ہے۔ غالب اگرچہ جسمانی طور پر مر چکے ہیں لیکن حساس دلوں میں اب بھی موجود ہیں۔ غالب نے ہندوستانی شاعری کو فضولیات سے پاک کر کے ملک پر احسان عظیم کیا ہے۔ مرزا غالب نے شاعری کو قوم میں نئی روح پھونکنے کا ایک پر اثر ذریعہ بنا دیا بغیر اس کے کہ اس کی دلکشی اور لطافت میں کوئی فرق آئے۔ ہر ہندوستانی کو خواہ ہندو ہو یا مسلمان، غالب اور ان کی شاعری پر بجا طور پر فخر کرنا چاہیئے۔

دستخط
مرزا محمود احمد
(منادی دہلی ۔ ۲۱-۲۸ فروری ۱۹۳۶ء)

لوحِ آفاق پہ وہ نقش بنایا جائے
حشر تک جو نہ زمانہ سے مٹایا جائے

جس میں ہر ظالم و جابر کا سفینہ ڈوبے
چشمِ پُر آب سے وہ سیل بہایا جائے

اب جو آئے ہیں نئی شان کے دیوانے ہیں
ان کے اعزاز میں مقتل بھی سجایا جائے

عظمتیں دار کی سب نام ہمارے لکھ دو
اب کوئی اور سرِ دار نہ لایا جائے

ہو کے بیتاب لبِ بام وہ خود آجائے
کوچۂ یار میں وہ حشر اٹھایا جائے

سر دئیے ہیں بھی سماعت پہ گراں جب ٹھہریں
کیسے پھر ظلم کا احساس دلایا جائے

کوئی سوتا ہو تو پھر اس کو جگائیں بھی شکیب
جاگنے والوں کو کس طرح جگایا جائے

ارشاد احمد شکیب

"دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں۔"
(ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امتہ الرّقیب

بچوں کی پرورش

قسط نمبر ۶

دانتوں کی کوئی بھی تکلیف ہو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ بچے کو دانتوں کے ڈاکٹر کو دکھایا جائے۔

ویسے بھی ہر پانچ چھ ماہ کے بعد بچے کے دانتوں کا معائنہ دانتوں کے ڈاکٹر سے کروا لینا چاہیئے۔

دانتوں کی صحت اور صفائی کا اندازہ اس مثال سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اگر انسانی جسم ایک قلعے کی مانند ہے جسے بیماریوں کے جراثیم کے خلاف دفاع کرنا ہے اور کسی کے دانت اور مسوڑھے خراب ہوں تو ایسی ہی بات ہے کہ قلعہ کا مین گیٹ دیمک زدہ ہے اور محافظ سپاہی لاغر اور بیمار ہیں تو دشمن کی فوجیں (یعنی بیماریوں کے جراثیم) تو دندناتی ہوئی حملہ آور ہو جائیں گی۔

بعض بچے سوتے میں دانت کٹکٹاتے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچے کو کوئی نفسیاتی مسئلہ یا کوئی الجھن ہے۔ ایسے وقت میں والدین اس کی الجھن پریشانی کا سراغ لگائیں اور اُسے دُور کرنے کی کوشش کریں۔

پیدائش کے وقت دانت کی موجودگی

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پیدائش کے وقت نوزائیدہ بچے کے منہ میں ایک یا دو دانت موجود ہوتے ہیں بعض لوگ اِسے اچھا شگون نہیں سمجھتے خاص طور پر اگر لڑکی کے یہ دانت موجود ہوں لیکن اس میں کوئی پریشانی کی بات نہیں ہوتی۔

چھ ماہ سے سات سال تک کی عمر کے بچوں کی چند عام بیماریاں اور شکایات

بخار کی حالت میں دورہ پڑنا

بعض اوقات کچھ بچوں کو (جن کی عمر چھ ماہ سے زیادہ اور پانچ چھ سال تک ہوتی ہے) شدید بخار کی حالت میں دورے پڑنے لگتے ہیں۔ یہ مرض کبھی کبھی موروثی ہوتا ہے اگر آپ کے بچے کو خدانخواستہ ایسا ہو جائے تو فوراً ہسپتال لے جائیں۔

ایک بار جب ڈاکٹر یہ تشخیص کر دے کہ اسے صرف بخار کی وجہ سے دورہ پڑتا ہے تو آئندہ جب کبھی بخار ہو تو بخار کو زیادہ بڑھنے سے روکنے کے لئے عام نلکے کے پانی سے کپڑا بھگو کر بچے کے سر، بازوؤں اور ٹانگوں پر پٹیاں کریں اور اسے ہوادار کمرے میں رکھیں۔ بہتر یہ ہے کہ بچے کے سارے جسم پر پٹیاں کی جائیں اور ڈاکٹر کی تجویز کی ہوئی دوا استعمال کریں اور ہسپتال میں داخل کروا دیں تاکہ ڈاکٹر دورے کی نوبت نہ آنے دے اور اگر خدانخواستہ دورہ پڑ جائے تو اس کا مناسب علاج کر سکے۔ یہ بے حد ضروری ہے کیونکہ ایک بار صرف ایک منٹ کے لئے یا اس سے بھی کم وقت کے لئے دورہ پڑنے سے بھی بچے کے جسم کے کسی بھی حصے کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

اس لئے والدین کا یہ اولین فرض ہے کہ ایسے بچے کے لئے ڈاکٹر کی بتائی تمام احتیاطی تدابیر کریں۔

والدین کے لئے بچے کی پرورش کے لئے ان سب باتوں کا خیال رکھنا خاصا مشکل مرحلہ ہے اور بچے کی پرورش ایک صبر آزما اور تھکا دینے والا کام ہے وہ یوں ہے کہ ع

اک آگ کا دریا ہے اور تیر کے جانا ہے

لیکن اسی عظیم جہاد (یعنی پرورش) کی وجہ سے ماں باپ کا رتبہ خدا تعالیٰ نے بے حد بلند رکھا ہے اور اسی لئے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"جنت ماں کے قدموں تلے ہے"

بچوں کے پیٹ کے کیڑے

یہ بچوں کی عام بیماری ہے۔ یہ اسوقت پیدا ہوتے ہیں جب بچے رینگنے لگتے ہیں یا چلنے لگتے ہیں تو وہ مٹی، سیمنٹ یا چونا اٹھا کر منہ میں ڈال لیتے ہیں بلکہ ہر گندی چیز منہ میں ڈالتے ہیں۔ اس طرح بچے کے پیٹ میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ پانی کے ذریعہ بھی بچے کے پیٹ میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں اس لئے بچے کو پانی ابال کر پلانا چاہیئے۔ ننگے پاؤں پھرنے سے بھی کیڑے پڑ جاتے ہیں۔

اس کی چند علامات یہ ہیں کہ بچہ چڑچڑا ہو جاتا ہے یا اس کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے یا بچہ کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔ اسے قبض ہو جاتی ہے یا پاخانے لگے رہتے ہیں اور اس کی نشوونما رک جاتی ہے۔ خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے ڈاکٹر سے مشورہ لیں۔

بچے کو صاف ابلا ہوا پانی پلائیں۔ گندی چیزیں نہ کھانے دیں۔

اسہال اور قے

اس کو میں نوزائیدہ بچے کی بیماریوں میں بیان کر چکی ہوں۔

یہ بیماری ہمارے ملک میں ہر عمر کے بچوں میں عام ہے۔ ان بچوں کو نمکول کا پانی وقفہ وقفہ سے پلانا چاہیئے۔ درمیان میں ایک دو بار سادہ پانی اور پانی میں چاول ابال کر دہی چاول پانی سمیت پلا دیں یہ اسہال کی صورت میں فائدہ مند ہوتے ہیں۔

قے کی صورت میں آپ بچے کو ہسپتال لے جائیں۔

سوکھے کی بیماری

سوکھے کی بیماری بھی ہمارے ہاں عام ہے۔ اس کی عام وجہ خوراک کی کمی، ناموافق ماحول و حالات، تحفظ اور محبت کا فقدان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صریحاً ارشاد فرمایا ہے کہ

ترجمہ:۔ اور تم مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو انہیں (بھی) ہم ہی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی (ہم ہی دیتے ہیں) انہیں قتل کرنا یقیناً (بہت) بڑی خطا ہے

حضرت فضل عمر اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس ڈر سے کہ روپیہ خرچ نہ ہو کوئی اولاد کو قتل کرتا بھی ہے؟ سو جہاں تک دنیا کا تجربہ ہے اس قسم کے واقعات صحیح الدماغ لوگوں میں تو ملتے نہیں بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جن کے پاس روپیہ نہیں ہوتا وہ بھی اولاد کو نہیں مارتے۔ پس معلوم ہوا کہ اس قتل کا کوئی اور مفہوم ہے اور ہمیں انسانوں میں اس جرم کی تلاش کرنی چاہیئے۔ سو جب مختلف انسانوں کی حالتوں کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ بخل کی وجہ سے اولاد کی صحیح تربیت نہیں کرتے۔ پوری غذا نہیں دیتے یا ایسی غذا نہیں دیتے جو نشوونما کے لئے ضروری ہو ایسے بخیل تو بے شک فاتر العقول میں ہی ملتے ہیں جو زہر سے یا گلا گھونٹ کر اپنی اولاد کو اس خوف سے مارتے ہوں کہ ان پر ہماری دولت خرچ ہو گی مگر ایسے بخیل عام صحیح الدماغ لوگوں میں کثرت سے ملتے ہیں کہ پاس روپیہ ہے لیکن بچوں کو بخل کی وجہ سے اچھی غذا نہیں دیتے لباس مناسب نہیں دیتے حتی کہ بعض دفعہ وہ خوراک کی کمی کی وجہ سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ لباس کی کمی کی وجہ سے نمونیہ وغیرہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ دنیا میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ملتے ہیں اور ہر ملک میں ملتے ہیں۔"

پس اکثر اوقات بچے خوراک کی کمی کی وجہ سے بیمار ہوتے ہیں یا لباس کی کمی کی وجہ سے۔

میں جب لاہور میں ہاؤس جاب کر رہی تھی تو ہمارے وارڈ میں ایسے بہت سے بچے زیر علاج رہا کرتے تھے جنہیں سوکھے کی بیماری ہوتی تھی۔ میں صرف ایک بچے کے بارے میں بیان کروں گی کہ اسے یہ مرض کیوں لاحق ہوا اور ہم نے اس کا کس طرح علاج کیا۔

یہ بچہ ہمارے وارڈ میں جب داخل ہوا تو اس کا وزن ڈھائی کلو تھا اور اس کی عمر چھ ماہ تھی۔

اس وقت میرے پروفیسر صاحب نے مجھے کہا کہ اگر تم واقعی بچوں کی اچھی ڈاکٹر بننا چاہتی ہو تو اس بچے کو اپنے لئے چیلنج تصور کرو اور کوشش کرو کہ یہ موٹا ہو جائے۔ میری سینئر رجسٹرار نے کہا کہ پہلے معلوم کرو کہ اس سوکھے کی وجہ کیا ہے؟ وجہ بہت عام تھی کہ اس کے والدین کے بیشمار مسائل، پریشانیاں اور تفکرات تھے۔ نیز بہت سارے بچے تھے۔ ان کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ اس بچہ کی طرف توجہ دے سکیں نہ وہ اس کے لئے رقم خرچ کرتے تھے۔ شاید وہ بے حد غریب تھے یا کنجوس۔

پھر میں نے معلوم کرنا چاہا کہ اسے کیا ہوتا ہے۔

سوکھے کی وجہ سے اس کے جسم میں قوتِ مدافعت کی کمی تھی اور اسے اسہال لگے رہتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھتے۔ کبھی وہ الٹیاں کرنے لگتا کبھی اسے بخار ہو جاتا۔ اس طرح اس کا وزن مسلسل کم ہوتا جا رہا تھا۔ اسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کسی نے ہڈیوں کے ڈھانچے پر کھال چڑھا دی ہو۔ ساری دنیا سے بیزار ہر وقت روتا رہتا اور اس کی آنکھوں میں زندگی کی کوئی چمک نہیں ہوتی تھی۔ سخت سردی میں وہ بغیر اونی کپڑوں کے ہوتا۔

میری سینئر ڈاکٹر نے مجھے سمجھایا کہ تم اس کی ماں کو سمجھاؤ کہ اسے مناسب کپڑے پہنائے اور اس کی خوراک کا شیڈول بنا کر اس کی ماں کو دے دو۔

سوکھے پن کے بارے میں مختلف کتب کا مطالعہ کر کے میں نے اس بچے کا علاج جاری رکھا۔

میرے پروفیسر ڈاکٹر رضوی صاحب روز اس بچے کا وزن کرواتے اور کہتے کہ "اگر یہ بچہ تمہیں اچھا لگتا ہے تو تمہاری محنت توجہ اور دعا سے یہ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیگا۔"

کیونکہ بچوں سے ہمارا صرف پیار کا رشتہ ہوتا ہے۔ دنیا کا ہر بچہ محبت کے قابل ہے چاہے وہ سوکھا، مریل یا ابنارمل ہو۔ وہ بچہ مجھے بہت اچھا لگتا تھا۔ میں اس بچے کو اپنی نگرانی میں خوراک دیتی۔ اس سے کھیلتی اس کے لئے دعا کرتی اور مجھے وہاں کام کرنے کا مزہ آنے لگا تھا۔

کچھ عرصہ میں وہ بچہ خدا کے فضل سے حیرت انگیز طور پر تندرست ہو گیا۔ وہ مسکراتا بھی تھا اور کھیلتا بھی تھا۔ مجھے دیکھ کر اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ جاتی تھی اور وہ صحتمند خوبصورت بچے کا روپ دھار گیا تھا۔

خدا کا شکر ہے کہ مجھے میرے سینئر ڈاکٹروں نے صحیح طرح گائیڈ کیا اور صحیح معنوں میں مجھے یہ بات سمجھائی کہ ؎

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم

اس لئے اگر آپ کا بچہ دن بدن کمزور ہو رہا ہے تو آپ سوچیں کہ اسے مناسب ماحول، مناسب غذا، دعا، ہمدردی، تحفظ، توجہ اور محبت میں کیا نہیں دے رہے۔

بچے کا بستر پر پیشاب کرنا

بعض والدین یہ شکایت کرتے ہیں کہ ان کے بچے بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ بچے کو گردے یا مثانے کی کوئی تکلیف ہو۔ یا ایک یہ بھی وجہ ہے کہ بچے کو کوئی نفسیاتی مسئلہ ہو۔ اس لئے ڈاکٹر کو دکھائیں۔ بچے کا پیشاب ٹیسٹ کروائیں۔ مناسب ہے کہ بچے کو سونے سے ایک دو گھنٹے قبل پانی والی اشیاء نہ دیں اگر اسے کوئی نفسیاتی الجھن ہے تو اس کو دور کرنے کی کوشش کریں اور گھر کی فضا کو خوشگوار بنائیں۔

الرجی:۔ مختلف بچوں کو مختلف اشیاء سے الرجی ہوتی ہے۔ کسی کو کھانے والی کسی چیز سے۔ کسی کو اونی کپڑوں سے اور کسی کو گندم کے دانوں کے چھلکوں یا مٹی سے۔ اس صورت میں ڈاکٹر سے مشورہ کریں اور دوا استعمال کریں۔

بعض بچوں کو مختلف موسموں میں الرجی بڑھ جاتی ہے۔ جیسے بہار کے موسم میں کسی کو سانس کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ ناک سے پانی بہتا ہے۔ الرجی پر بہت ریسرچ ہو رہی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رس دار پھل مثلاً کنو، لیموں وغیرہ زیادہ استعمال کریں اور دودھ پیا جائے تو الرجی سے بچاؤ ہو سکتا ہے۔

بچپن میں مجھے مٹی سے اور گندم کے دانوں کے چھلکوں سے الرجی تھی جہاں کسی نے جھاڑو دینی شروع کی مجھے چھینکیں آنے لگتیں۔ تو میری والدہ مجھے موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت میاں طاہر احمد صاحب سے دوا دلوانے اور دعا کرانے کے لئے لے گئیں۔ حضور ماہر ہومیوپیتھ ہیں۔ میں سارا راستہ یہ سوچتی رہی کہ میں میاں صاحب سے کہوں گی کہ میرے لئے دعا کریں کہ میں ڈاکٹر بن جاؤں لیکن میں یہ بات کہہ نہیں سکی۔ بس اپنے زکام اور چھینکوں وغیرہ کی دوا لے لی اور میں نے دل میں یہ سوچ لیا کہ جو خدا تعالیٰ کے نیک بندے ہوتے ہیں وہ دلوں کے بھید چہرے سے جان جاتے ہیں۔ میاں صاحب کو پتہ چل گیا ہوگا کہ ایک چھوٹی سی بچی دل میں یہ کہنے کی تمنا لئے پھرتی ہے کہ اس بچی کے ڈاکٹر بننے کے لئے دعا کریں۔ خدا تعالےٰ نے میری یہ خواہش بھی پوری کر دی اور خدا کے فضل سے اس دوا کے استعمال سے میری الرجی بھی ٹھیک ہو گئی۔

تعارف

۱۔ غنچہ و گل

مصنفہ: ڈاکٹر فہمیدہ منیر

۲۔ معاشرے میں عورت کا کردار

مصنفہ: ڈاکٹر فہمیدہ منیر

کراچی سے ایک خاتون آئیں الفضل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فہمیدہ خاتون بہت اچھا لکھتی ہیں نظم تو ان کی دیر سے پڑھ رہے ہیں۔ اب الفضل میں جو نثر میں ان کے مضامین چھپے ہیں وہ پڑھ کر یہ سمجھ نہیں آتی کہ نظم کی زیادہ تعریف کریں یا نثر کی نثر نہایت سلیس اور شستہ اور باتیں دل میں اترنے والی۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ سب باتیں ہمارے اپنے ماحول کی ہیں۔ یہ باتیں سن کر ہمیں خیال آیا کہ چند روز ہوئے ڈاکٹر فہمیدہ منیر نے دو کتابچے ہمیں بھجوائے تھے — "غنچہ و گل" اور "آج کے معاشرے میں عورت کا کردار" ان کا تعارف تو ہم نے لکھنا ہی تھا لیکن کراچی کی خاتون سے باتیں کرنے کے بعد احساس ہوا کہ یہ تعارف دیر کی نظر نہ ہو جائے اس لئے آج کی صحبت میں ہم آپ کو دونوں کتابچوں کا تعارف کرواتے ہیں۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ یہ دونوں کتابچے لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیرِ انتظام احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں تحریر کئے گئے ہیں۔ ہمیں اس بات کی انتہائی خوشی ہے کہ صد سالہ جشن تشکر کے وسیلے سے احمدیہ جماعت کی دنیا بھر میں پھیلی ہوئی شاخوں نے خدا کے فضل و کرم سے بہت اچھا اور بہت مقدار میں لٹریچر پیدا کیا ہے۔ فہمیدہ منیر کے یہ دونوں کتابچے اس لحاظ سے خاص طور پر اہمیت کے حامل ہیں کہ یہ ہماری عملی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور انسانی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ "غنچہ و گل" کے آغاز میں آپ لکھتی ہیں:

"اس باغ و بہار کی دنیا میں آج تک لاکھوں انسان پیدا ہوئے۔ خالق ارض و سماء نے کسی کو حسن ظاہری سے، کسی کو حسن باطنی سے، کسی کو حسن بصیرت اور کسی کو حسن اخلاق سے اور کسی کو ہر ایک حسن سے نوازا ہے۔ اس کی صناعی خامیوں سے پاک ہے۔ جس طرح چمن میں کبھی کبھی کوئی غنچہ بن کھلے مرجھا جاتا ہے۔ کوئی پھول اپنے ظاہری رنگ و روپ میں اپنی ٹہنی کے دوسرے پھولوں سے نہیں ملتا تو اس کا سبب ہماری کوئی کوتاہی یا نظر اندازی ہوتا ہے۔ مالی کی آب یاری میں کوئی فرق ہوتا ہے۔ مالک کی صناعی کو بھول چوک کی عادت نہیں اسی طرح ہمیں اس دنیا میں جو انسان نظر آتے ہیں وہ اپنی ذات میں مکمل اعضاء اور اور حسن لے کر آتے ہیں۔ کہیں کوئی کمی نظر آتی ہے تو اس میں ہماری بھول چوک، لاعلمی اور لاپرواہی کا عنصر زیادہ ہے۔ تقدیر مبرم اور غیر مبرم کے فرق پر ہر (ایمان لانے والا) قائل ہے۔ لیکن اپنے کئے کا پھل بھی ملنا ضروری ہے"۔

اس تمہید کے بعد آپ بچے کی پیدائش اور اس کی نشو و نما کے لئے ضروری ہدایات دیتی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اتنے کم صفحات (یعنی اکیس ۲۱) میں اتنی مفید ہدایات نہ صرف ایک لیڈی ڈاکٹر ہی دے سکتی ہے بلکہ لیڈی ڈاکٹر بھی وہ جو اچھی خاصی تجربہ کار ہو اور کھل کر بات کہنے کو تیار ہو۔ ہم وہ

باقی ص۸ پر

دمہ کورس
ASTHMA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۶۰/-

پرانا نزلہ کورس
CATARRH COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

زکام کورس
COLD COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

بندش ناک کورس
NASAL COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

ٹی بی کورس
T.B COURSE
۳۰ روزہ کورس
قیمت ۵۰/-

تفصیلی لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیور ٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

مبشر احمد قمر ابن
تنویر احمد صاحب قمر
۴/۲۶، دارالیمن غربی ربوہ

روحی ظہور ولد
ظہور احمد صاحب
۲۱/۳۶، دارالرحمت شرقی ربوہ

رضوانہ داؤد بنت
داؤد۔ اے نعیم صاحب
جی ۱۔ گلشن اقبال کراچی

مریم صدیقہ بنت
شیخ بشیر احمد صاحب
ورائٹی سنٹر ریل بازار اوکاڑہ

احمد شفیق طارق ابن
محمد ادریس صاحب
بازار کریم پورہ محلہ ججگی گلی پشاور شہر

خرم شہزاد ابن ایم علی شان ناصر صاحب
پیرانہ تحصیل
پنڈی گھیب

عطاء المنعم احمد خان ابن
افتخار احمد خان صاحب
النور کراچی

مدیحہ ارم بنت
نصیر احمد صاحب
دار العلوم وسطی ربوہ

اخبارِ احمدیہ

درخواستِ دعا

• مکرم رشید احمد صاحب ڈپو ہولڈر دارالیمن وسطی ربوہ۔ کے بجلی لگنے سے بازو میں زخم ہو گیا ہے۔ ایسے ہی ان کی ہمشیرہ محمودہ بیگم صاحبہ پھیپھڑوں میں درد کے باعث بیمار رہیں۔

• مکرم ملک سلیم صاحب آف گجرات (سابق ڈپٹی پراجیکٹ ڈائرکٹر ورلڈ فوڈ پروگرام) کی اہلیہ صاحبہ تین سال سے فالج زدہ ہیں ایسے ہی اور بہت سے عوارض بھی لاحق ہیں۔

• مکرم کیپٹن ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خان صاحب اپنے والد مکرم ملک نیاز محمد صاحب آف کسووال کی بلندی درجات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

• مکرمہ سعودہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب منعل غازی کالونی راولپنڈی ابتلاؤں سے محفوظ رہنے اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے درخواست دُعا کرتی ہیں۔

• مکرمہ نذیرہ بیگم عباسی صاحبہ اہلیہ قاضی بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ اپنے والد مکرم قاضی محمد شفیع صاحب عباسی کی بلندی درجات کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

• محترمہ سعیدہ افضل صاحبہ کیولری گراؤنڈ لاہور اپنے شوہر مکرم محمد افضل صاحب کھوکھر اور بیٹے اشرف محمود کی بلندی درجات کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

• مکرم حکیم رحمت علی صاحب رچنا ٹاؤن سکیم لاہور اپنی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

قارئین الفضل ان تمام احباب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور نیک مرادوں کے پورا ہونے کے لئے دُعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

• نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم منشی محمد ابراہیم صاحب ننگلی سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۳ ب چند دن بیمار رہ کر مورخہ ۱۹، اکتوبر ۱۹۸۹ء کو رحلت فرما گئے ہیں۔ آپ بابو مولی بخش پوسٹ ماسٹر گوجرہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نے قریباً نوے سال کی عمر پائی۔ نماز جنازہ بیت المبارک ربوہ میں نماز ظہر کے بعد مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ آپ سلسلہ کے بہت مخلص خادم تھے دعوت الی اللہ کا خاص شوق رکھتے تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما کر اعلیٰ علیین میں اپنے مقام قرب سے نوازے۔

اخلاق حسنہ

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے، کہ وہ اخلاق حسنہ دنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں۔ یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام سے تھی۔ چنانچہ تحریک جدید کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے۔ ان میں جہاں یہ امر مدِنظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کرے وہاں اس امر کو بھی مدِنظر رکھا گیا تھا۔ کہ ان اصولوں پر عمل کرنے کے نتیجے میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسّر آ سکیں۔ اس تحریک جدید کے اصولوں میں اس امر کو بھی مدِنظر رکھا گیا تھا۔ کہ امراء اور غرباء میں جو خلیج حائل ہے۔ اور جس کی بنا پر امراء میں کبر، خودپسندی اور بڑائی اور احسان جتانے کا مادہ پایا جاتا ہے۔ اس کو دور کیا جائے۔ ان تمام مطالبات کا مقصد محض یہ تھا کہ جماعت اپنے حالات کے مطابق خرچ کرنے کی عادت ڈالے۔ اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے محفوظ رہے۔ اس طرح امراء اور غرباء میں جو تفاوت پایا جاتا ہے وہ روز بروز کم ہوتا چلا جائے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات کی سرخیاں

یہ پاکستان ہے

! حکومت نے نجی بنکوں کے لئے جاری کردہ اجازت نامے اچانک روک لئے۔

! جھنگ میں احمدیوں کے سالانہ اجتماعات پر پابندی۔

! سندھ حکومت کو جی۔ایم سید کی گرفتاری کی بھاری قیمت چکانی پڑے گی، مخدوم خلیق الزماں۔

! پاکستان کی تاریخ میں کھیلوں کا سب سے بڑا اجتماع سیف گیمز کا افتتاح

! بے نظیر بھٹو نے مجھے قومی مفاہمت کا مشن سونپا ہے، کھر۔

! مڈٹرم الیکشن کرانے کا مطلب عوام کی رائے کو مسترد کرنا ہوگا، فضل الرحمٰن۔

: دولہ براج کے مسئلہ پر ریفرنڈم ہونا چاہیئے، نواز شریف۔

! پاکستان نے شارجہ کپ کے آخری میچ میں بھارت کو ہرا دیا۔

! حقائق کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں کہ پاکستان کے پاس ایٹم بم نہیں، بش۔

! سپریم کورٹ کے ججوں کی تقرری کے مسئلے پر صدر نے وزیراعظم کا مشورہ ماننے کی بجائے اپنی طرف سے حکم جاری کردیا۔

! ہمیں ہمارے بنیادی حقوق سے محروم نہ کیا جائے، راجہ غالب احمد۔

! اجتماع کرنے پر احمدیوں کے خلاف مقدمے، گرفتاریاں اور چھاپے۔

! جسٹس افضل ظلہ کو سپریم کورٹ کا نیا چیف جسٹس مقرر کیا جائے گا۔

! غیر ملکی تخریب کار اور دہشت گردوں کا گروہ لاہور میں وارداتیں کر رہا ہے۔

! قومی پرچم کی بے حرمتی کے حقیقی مجرموں کو عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

! وفاقی حکومت نے وزیراعظم سے مشورے کے بغیر ججوں کے تقرر کو سپریم کورٹ میں چیلنج کردیا۔

! تحریک عدم اعتماد پیش کردی گی۔ ۸۶ ، ارکان نے دستخط کردیئے۔

! پاکستان ایٹم بم نہیں بنائے گا، بے نظیر۔

! کھر پیپلز پارٹی کے پلیٹ فارم سے پنجاب کے عوام کی خدمت کریں گے، بے نظیر بھٹو۔

! پنجاب بینک نے مکمل بنکنگ کے لئے غیر ملکی بینک سے معاہدہ کرلیا۔

! اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کی تقرری کا اختیار صرف صدر کو حاصل ہے۔

! قومی اسمبلی میں زبردست سرگرمیاں کھر اور راؤ رشید کا خصوصی مشن۔

! جتوئی کی رہائش گاہ پر مسلح افراد کا حملہ۔

بقیہ: غنچہ و گل

ساری ہدایات تو یہاں درج نہیں کرسکے طوالت کے خوف سے۔لیکن یہ ضرور گزارش کریں گے۔کہ "غنچہ وگل"، پڑھ کر دیکھئے دوسرا کتابچہ ہے "آج کے معاشرے میں عورت کا کردار"، یہ بھی نہایت مختصر سی تحریر ہے۔ساڑھے پندرہ صفحوں پر مشتمل اور اس میں عورت کو اس کے ہر روپ میں جن باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے پیش کی گئی ہیں۔ خاص طور پر جب لڑکی دلہن بن کر اپنے سسرال جاتی ہے۔اور عام حالات میں اس نئے گھر کی فضا پہلے گھر کی فضا سے مختلف ہونے کی وجہ سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ اور اسے صحیح معنوں میں اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی اس کی رہنمائی کرے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر نے ہر نئی دلہن کی اس طرح رہنمائی کی ہے کہ گویا اس کی انگلی پکڑ کر اسے چلایا ہے۔ اور اسے اسکے نئے گھر میں اس طرح سیٹ کر دیا ہے کہ اب خدا کے فضل سے اسے کوئی مشکل نہ پیش آئے گی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس نے اپنے لئے ایک ایسا عزت کا مقام حاصل کرلیا ہے کہ گویا وہ تخت پر بیٹھی ہے اور ایک محبت کا چمکتا ہوا تاج اس کے سر پر ہے۔ ہم ان دونوں کتابچوں کے لئے ڈاکٹر فہمیدہ منیر کو دلی مبارکباد دیتے ہیں اور اپنے قارئین سے اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ لجنہ اماء اللہ سے ان دونوں کتابچوں کا مطالبہ کریں۔تاکہ اس کے گھر کے تمام افراد ان کا مطالعہ کرسکیں اور ہم لجنہ اماء اللہ لاہور سے بھی یہ گزارش کریں گے کہ اگر صرف ہزار دو ہزار یا پانچ ہزار شائع کردی جائیں تو اس قلیل تعداد سے مقصد حاصل نہیں ہوتا ان کتابچوں کی اہمیت کے پیش نظر ان کا فرض ہے (ہم فرض کا لفظ تو انجانے میں استعمال کر گئے ہیں۔ شاید جذباتی ہوکر، وہ اپنے فرض کو خود پہچانتی ہیں اور ہمیں کسی بات کو ان کا فرض کہنے کا حق حاصل نہیں) وہ ہر احمدی گھرانے میں ان کتابچوں کو پہنچائیں۔

(ن۔س)

خبریں

ملکی خبریں

• امریکہ نے پاکستان کی وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے خلاف تحریک عدم اعتماد کے دوران غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔بھارتی اخبار ٹائمز آف انڈیا کے مطابق بش انتظامیہ نے پاکستان کی اپوزیشن سے اپیل کی ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ پاکستان میں جمہوریت کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

• وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی ناکامی کی صورت میں سندھ اور وفاق کی حکومتوں میں بڑے پیمانے ردوبدل کیا جائے گا۔ کئی نئے وزراء کو شامل کیا جائے گا۔ان میں آئی جے آئی کے وہ کئی اراکین بھی شامل ہونگے جو تحریک عدم اعتماد میں پیپلز پارٹی کا ساتھ دیں گے۔

• ملک غلام مصطفٰے کھر نے پنجاب کے وزیراعلیٰ نواز شریف کو متنبہ کیا ہے کہ وہ آگ سے کھیل رہے ہیں۔ نہ صرف ان کو بلکہ ان کے اہل خاندان اور بچے بھی قوم کے سامنے جوابدہ ہوں گے انہوں نے نواز شریف کو مشورہ دیا کہ وہ بوریا بستر لپیٹ کر گھر چلے جائیں۔

غیر ملکی خبریں

• افغانستان میں مجاہدین نے سالان شاہراہ کی ناکہ بندی کردی ہے۔ جس سے کابل جانے والے ایک بڑے فوجی قافلے کا راستہ رک گیا ہے۔ یہ فوجی قافلہ جو ہتھیار اور گولہ بارود لے کر جا رہا تھا۔اس پر کوہ ہندوکش کی ڈھلوانوں پر حملہ کیا گیا۔ حملے میں دس ٹینک اور ۲۰، اسلحہ بردار گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ مجاہدین نے چھ مشین گنوں اور ایک سو کلاشنکوفوں پر قبضہ کرلیا۔ یہ قافلہ سوویت یونین کی سرحد کے ساتھ واقع چوکی حیرت نام سے اسلحہ لے کر روانہ ہوا تھا۔

• کابل انتظامیہ کے جنگی ہوائی جہازوں نے جلال آباد کے جنوب میں اندھادھند فائرنگ کی اور دو سکڈ میزائل بھی پھینکے۔

• لبنان کے عیسائی لیڈر جنرل مائیکل عون نے کہا ہے کہ میں صدارتی انتخاب کو اسی صورت میں قبول کروں گا کہ یہ میرے کنٹرول والے علاقے میں کرائے جائیں۔

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون: گھر۔ ۴۳۱ آفس ۵۲۱

حضرت حکیم نظام جان کے

مشہور دواخانہ

پر

حکیم عبدالحمید اعوان

ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔

خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے

مینجر مشہور دواخانہ فون ۹۰۶

نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ